REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

# الفضل

یومیہ ہفت روزہ سہ شنبہ

ربوہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۲۱ احسان ۱۳۳۹ھش ۲۱ جون ۱۹۶۰ء نمبر ۱۳۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

## روبانیہ کے دارالحکومت میں خروشیف کی زیر صدارت کمیونسٹ ملکوں کے لیڈروں کا اجلاس

### اجلاس میں سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کے بعد بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیا جائیگا

بخارسٹ ۲۰ جون۔ رومانیہ کے دارالحکومت بخارسٹ میں آج کمیونسٹ ملکوں کے بڑے بڑے لیڈروں کا ایک اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں صدارت کے فرائض روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف ادا کرینگے اس اجلاس میں سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی کے بعد بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیا جائے گا۔ شامل ہونے والے ملکوں میں روس، چین، چیکوسلواکیہ، مشرقی جرمنی، پولینڈ، ہنگری اور بعض دوسرے کمیونسٹ ملک شامل ہیں اس اجلاس کا اہتمام رومانیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے اپنی سالانہ کانگریس کے موقعہ پر کیا ہے۔ جو انہی دنوں بخارسٹ میں منعقد ہو رہی ہے۔ کمیونسٹ چین کے وفد میں پیکنگ کے میئر کینگ شینگ بھی شامل ہیں ..... سربراہوں کی کانفرنس سے قبل پرامن باہم وجودیت کی مہم زوروں پر تھی۔ تو مسٹر کینگ نے مغرب کو خوش کرنے کی ہر کوشش کو ہدف ملامت بنایا تھا۔

## کیومائے پر گولہ باری سے ۱۴ ہلاک اور ۴۰۰ زخمی ہوئے

### چینیوں نے دو دن میں ۸۹ ہزار گولے پھینک کر پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیئے

تائپیہ ۲۰ جون۔ فارموسا میں صدر آئزن ہاور کی آمد کے خلاف احتجاج کے طور پر کمیونسٹ چین نے جزائر کیومائے پر دو دن تک مسلسل جو گولہ باری کی تھی۔ اس میں ۱۴ آدمی ہلاک اور ۴۰۰ کے قریب زخمی ہوئے ہیں۔ اس گولہ باری کے نتیجہ میں چھ سکول ایک فوجی ہسپتال اور متعدد دوسری عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ چینیوں نے ۸۹ ہزار گولے پھینک کر پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ چین نے ان جزائر پر اتنی شدید گولہ باری پہلے کبھی نہیں کی تھی۔

ایک قومی ترانہ بنایا ہے۔ نئی گال اسمبلی کے سپیکر اس کے پہلے صدر ہوں گے۔

* لارڈ مونٹ بیٹن اس علاقے میں برطانیہ کے دی بمبار طیاروں کے لئے اڈے قائم کرنے کے امکانات معلوم کرنے آ رہے ہیں۔

## مائونٹ بیٹن کی آمد پر مظاہروں کا امکان

دارالسلام ۲۰ جون۔ مشرقی اور وسطی افریقہ کے قوم پرستوں سے کہا گیا ہے کہ وہ برطانیہ کے چیف آف ڈیفنس سٹاف لارڈ مائونٹ بیٹن کی آمد پر احتجاجی مظاہرے کریں۔

## وزیر اعظم گھانا نے روس جانے کی دعوت منظور کر لی

اکرا۔ ۲۰ جون۔ وزیر اعظم گھانا ڈاکٹر کوامی انکرومہ نے روس کا دورہ کرنے کے سلسلہ میں وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کی دعوت منظور کر لی ہے۔ قبل ازیں مسٹر خروشیف گھانا کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر چکے ہیں۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ان دوروں کی تاریخوں کا بہت جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

## مالی فیڈریشن آزاد ہو گئی

### روس اور چین نے اسے تسلیم کر لیا

ڈاکر (مغربی افریقہ) ۲۰ جون۔ مغربی افریقہ کی مالی فیڈریشن کو گزشتہ رات نصف شب کے بعد آزادی حاصل ہو گئی۔ اب اسے فرانسیسی برادری کے ایک آزاد رکن کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کی آزادی کے اعلان کے ساتھ ہی روس اور چین نے اسے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ فیڈریشن نئی گال اور ارد گرد کے دوسرے فرانسیسی علاقوں پر مشتمل ہے اس نے پیلے اور سرخ رنگ کا پرچم اور اپنا

## برما مشن کے ایڈریس میں تبدیلی

ہمارے برما مشن کا ایڈریس بدل گیا ہے نیا پتہ یہ ہے۔

Ahmadiyya Muslim Mission,
191—28th Street
Rangoon
(Burma)

(وکالت تبشیر ربوہ)

## مکرم عبدالوہاب بن آدم آف گھانا اپنے وطن واپس جانے کیلئے کراچی روانہ ہو گئے

### اہل ربوہ نے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا

ربوہ۔ گھانا مغربی افریقہ کے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب مرکز سلسلہ میں قریباً آٹھ سال تک علم دین حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن واپس جانے کی غرض سے مورخہ ۱۸ جون ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا۔ ریلوے اسٹیشن پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلا صاحبان اور کارکنان کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ہمدرد نسوال (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۰ء

# آئین

نئے آئین کے متعلق بعض لوگوں نے آئین کمیشن کے سوالنامے کے جوابات ارسال کئے ہیں ان میں سے ایک جواب نامہ چوہدری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم پاکستان نے بھی تحریر کیا ہے جو مختلف اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس جواب نامہ کو پڑھ کر تاثر پیدا ہوتا ہے کہ دراصل یہ انیس علماء و مفکرین کے جوابنامے ہی کا منتہی ہے اور دونوں کو بالمقابل پڑھنے سے آدمی اس نتیجہ پر آسانی سے پہنچ سکتا ہے کہ جہاں تک عبارت آرائی اور انداز بیان کا تعلق ہے دونوں جوابنامے ایک ہی قلم کے چکیدہ ہیں۔

خیر ہمیں اس کھوج میں جانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ دونوں جوابناموں میں تھوڑے سے تغیر الفاظ کے ہیر پھیر سے ایک ہی قسم کی باتیں لکھی گئی ہیں دونوں پارلیمنٹری نظام کو صدارتی نظام پر ترجیح دیتے ہیں۔ دونوں میں سابقہ دستور کی بحالی کا مطالبہ ہے۔ دونوں میں یہ بات یکساں زور کے ساتھ کہی گئی ہے کہ سابقہ دستور ناکام نہیں ہوا۔ بلکہ اسکو کبھی زیر عمل ہی نہیں لایا گیا۔ وغیرہ وغیرہ

جہاں تک آئینی نظام کے پارلیمنٹری یا صدارتی ہونے کا تعلق ہے چونکہ ہم سیاست دان نہیں اور نہ سیاست میں ٹانگ اڑانا چاہتے ہیں اسلئے ہم دونوں کے حسن و قبح پر بحث کرنے کے اہل نہیں اور نہ ہمیں ایسی بحث میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ سراسر ایک غیر سیاسی جماعت ہے اور وہ پورے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور تجدید و احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ تاہم جہاں تک ملک کی سالمیت اور امن و امان کا تعلق ہے۔ چونکہ اس کا رشتہ اسلامی اخلاق سے جا کر ملتا ہے۔ اسلئے ہم صرف اسی نقطۂ نظر سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

چوہدری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم نے صدارتی نظام کی غیر موزونیت کے متعلق اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ یہ نظام سوا امریکہ کے کہیں پھلا پھولا نہیں چنانچہ آپ نے لیٹن امریکی ممالک کی مثالیں دے کر اپنے مفروضہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو مثالیں آپ نے صدارتی نظام کی برائیاں ظاہر کرنے کے لئے دی ہیں وہ صحیح ہوں گی۔ لیکن اس قسم کی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مثالیں پارلیمنٹری نظام کی ناکامیوں کی موجود ہیں۔ جن کو چوہدری صاحب نے صرف نظر کر دیا ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود اسلامی ممالک میں پارلیمنٹری نظام کی سخت ناکامی اس ایک بات سے ہی واضح ہوتی ہے کہ یہاں اب شاید ہی کوئی ملک ہوگا جس میں پارلیمنٹری نظام ناکام نہ ہوا ہو۔ ٹرکی کا حالیہ انقلاب پارلیمنٹری نظام کی نعش میں شاید آخری کیل ہے عصمت الونو نے جب سے مختلف سیاسی پارٹیوں کی اجازت دی ہے اسی وقت سے ٹرکی میں انتشار شروع ہوا ہے اور آج ہم اس آزادی کا نتیجہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

پارلیمنٹری نظام کی سب سے بڑی برائی سیاسی پارٹی بازی ہے خاص کر پسماندہ ممالک کو تو یہ کسی طرح راس نہیں آتی۔ یہاں ہر لیڈر جو اپنا اقتدار چاہتا ہے ایک مفروضہ مقصد اختیار کر کے پارٹی بنا لیتا ہے۔ فرانس کی مثال اس ضمن میں بڑی سبق آموز ہے حالانکہ فرانس ایک ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے لیکن پارٹی بازی کی لعنت سے بچنے کے لئے اہل فرانس نے ڈیگال کی شخصی حکومت کو ترجیح دینا مناسب خیال کیا ہے۔

جیسا کہ صدر ایوب نے اپنی فاضلانہ تقریر میں جو آپ نے لاہور ڈویژن کی بنیادی جمہوریتوں کے ممبروں کی کانفرنس میں کی تھی ہے۔ پارٹی بازی میں آزاد خیال ارکان کی کوئی حیثیت نہیں رہتی جب تک کوئی شخص کسی پارٹی کے ساتھ منسلک نہ ہو اس کی کوئی آواز نہیں اور نہ اس کی رائے خواہ وہ کتنی ہی صائب اور خواہ وہ کتنی ہی زیر بحث مسئلہ میں وقیع و مفید ہو کوئی وزن رکھتی ہے۔ اگر وہ رائے بڑی بڑی پارٹیوں کے پارٹی مفاد کے خلاف پڑتی ہو ایک شخص پارٹی ڈسپلن کا پابند ہو کر غلط سے غلط رائے کی تائید کے لئے بھی مجبور ہوتا ہے خواہ اس کی رائے میں پارٹی کا فیصلہ ملک و قوم کو تباہ کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔ اس طرح نہ صرف وہ روپیہ اور وقت جو ایسے آزاد خیال لوگوں کے انتخاب پر ملک و قوم کا صرف ہوتا ہے۔ ضائع جاتا ہے بلکہ وہ خود ایک کونے میں پڑا سڑ جاتا ہے۔

پھر پارلیمنٹ نظام میں اکثریت اور اقلیت کا سوال بھی بڑا ضرر رساں ہے۔ دائیں اور بائیں بازو میں چپقلش ہوتی ہے۔ وہ ملکی مسئلہ سے ہٹ کر اتنے گھناؤنے حدود تک چلی جاتی ہے کہ ایوان کے احاطہ میں دست و گریباں ہونے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ بلکہ قتل تک ہو جاتے ہیں۔ اس کے خلاف اگر ہر رکن اپنی علیحدہ حیثیت رکھتا ہو تو اپنے ذاتی مشورہ سے ملک و قوم کو مستفید کر سکتا ہے۔ اور کسی گروہ بندی اثر سے مبرا ہو کر اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت کو مطمح نظر بنایا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس مطمح نظر کو حاصل کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوں گے تاہم اتنا ظاہر ہے کہ یہ واقعی ایک اسلامی نظریہ ہے اور جیسا کہ صدر ایوب نے کہا ہے وہ کسی بیرونی نمونہ پر حکومت نہیں چاہتے بلکہ خود ملکی حالات اور یہاں کے عوام کی ذہنیت کے مطابق دستور بنانے کے حق میں ہیں۔ آپ نے اصولی طور پر جو باتیں فرمائی ہیں وہ واقعی نہایت پائیدار ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ یہاں ایسی حکومت چاہتے ہیں جس میں یہ دو باتیں پائی جاتی ہوں اول یہ کہ جو اصلاحات اب تک ہوئی ہیں ان کو قائم رکھ کر آئندہ ترقی کی رفتار جاری رکھی جائے اور ان کو ادھیڑا نہ جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ یہاں ایک مضبوط اور پائیدار حکومت چاہتے ہیں جسکے کیل میخ درست ہوں ہماری رائے میں یہ دونوں باتیں اصولاً ایسی ہیں کہ جن کو ہر پاکستانی بنظر استحسان دیکھیگا۔ ملک و قوم کی ترقی کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں۔ آپ نے سچ کہا ہے کہ پہلے یہاں یہ ہوتا رہا ہے کہ بعض لیڈروں نے جو منصوبے خود تیار کئے تھے اقتدار سے علیحدہ ہو کر خود ہی ان کی مخالفت کرنے لگے۔ اس طرح جہاں تک کوئی کام سرانجام پاتا ہے اسکو ادھیڑ کر رکھ دیا جاتا رہا ہے اور اس کا نقصان پاکستان کے عوام کو بھگتنا پڑتا رہا ہے اس طرح بے شمار روپیہ اور وقت ضائع جاتا رہا ہے۔ سیاستین کی اس ہٹ دھرمی کی وجہ سے ملکی ترقی کولہو کا بیل بن کر رہ گئی

اس لئے آپ کا یہ خیال بالکل درست ہے کہ یہاں آئندہ جو بھی حکومت قائم ہو وہ ایسی ہونی چاہیئے۔ جو ان اصلاحات اور کاموں کو جو اب تک ملک میں ہوئے ہیں قائم رکھتے ہوئے ترقی کی رفتار کو آگے بڑھائے۔ اور جب تک کسی ملک میں مضبوط اور پائیدار حکومت قائم نہ ہو اس وقت تک نہ ملک میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی ترقی کا منصوبہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ اور نہ ملک کا وقار قائم ہو سکتا ہے۔

صدر ایوب نے آخر میں جو ایک بات لکھا ہے وہ آپ کے خلوص نیت کی مظہر ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ دستور کے متعلق تمام انحصار آئین کمشن پر رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ اگر آئین کمشن مندرجہ بالا دو باتوں کے پیش نظر کوئی ایسا دستور بھی بنائے گی۔ جو ان کے ذاتی خیالات سے مختلف ہوگا تو وہ بلا ہچکچاہٹ اسکو قبول کر لیں گے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ آپ کی خلوص نیت کا بہترین ثبوت ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے دماغ میں مغربی قسم کی ڈکٹیٹر شپ کا کوئی خیال پرورش نہیں پا رہا۔ اور آپ بہرحال اپنا ذاتی اقتدار قائم رکھنے کے خواہشمند نہیں۔

آپ نے بیشک اپنی تقریر میں صدارتی حکومت کی طرف اپنا رجحان ظاہر کیا ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کو مطمح نظر بیان کر کے آپ نے اس قیاس کا ازالہ کر دیا ہے کہ آپ بعینہٖ اس قسم کی صدارتی حکومت چاہتے ہیں جیسا کہ اس کا تصور مغربی سیاست میں ہے اور جس کا عملی اور کامیاب نمونہ امریکی دستور کی صورت میں موجود ہے۔ ہماری رائے میں اگر پاکستان کوئی ایسا قابل عمل دستور بنا لے جو حضرت عمر کی حکومت کے نمونہ سے ایک حد تک ہی ملتا جلتا ہو اور پاکستان اسکو کامیابی سے چلا لے تو جیسا کہ صدر نے فرمایا ہے یہ ایک ایسا دستور ہوگا جو دنیا میں یکتا ہوگا اور بعید ممکن ہے کہ خاص کر افریقہ اور ایشیائی ممالک اس دستور کی تقلید کرنا فخر خیال کریں۔

(باقی صفحہ پر)

# عید الاضحیٰ کی تعیین کے متعلق ایک علمی اور عملی مسئلہ

## عید مکہ مکرمہ کی رؤیت کی بناء پر منائی جائے یا کہ اپنے علاقہ کی رؤیت کے مطابق؟

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چونکہ قمری مہینہ کی پہلی رات کے چاند کی رؤیت میں مختلف ملکوں اور مختلف علاقوں میں ایک حصۂ دن یا ایک دن یا دو دن کا فرق ہوتا ہے۔ اور اس سال مکہ مکرمہ اور مغربی پاکستان کی رؤیت میں دو دن کا فرق پیدا ہو گیا تھا (گو عرب اور پاکستان میں دو دن کا فرق سمجھ نہیں آیا کیونکہ ان ملکوں میں فاصلہ زیادہ نہیں) اس وجہ سے نیز بعض دوسری وجوہات کی بناء پر اس سال خصوصیت سے بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ چونکہ **حج مکہ مکرمہ کے ساتھ مخصوص ہے** اور دنیا بھر میں صرف ایک ہی جگہ ہوتا ہے اور عید الاضحیٰ کی نماز گویا **حج ہی کا تتمہ ہے**، اور اس کے ساتھ ملحق ہو کر آتی ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ کیوں نہ عالم اسلامی میں یک جہتی اور یک آہنگی پیدا کرنے اور یوم حج کی دعاؤں میں عالمگیر شرکت کا رستہ کھولنے کی غرض سے ہر جگہ عید الاضحیٰ کی تاریخ مکہ مکرمہ کی رؤیت کے مطابق مقرر کی جائے، خصوصاً جبکہ آجکل تار اور ٹیلیفون اور ریڈیو اور وائرلیس کے ذریعہ اطلاعات کا نظام بھی بہت وسیع اور بے حد سریع ہو گیا ہے

اس کے مقابل پر اکثر اصحاب کا خیال ہے کہ چونکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تقریبات کی بنیاد شریعت اسلامی میں قطعی طور پر **قمری نظام** اور رؤیت ہلال پر رکھی گئی ہے۔ اور نئے چاند کی رؤیت لازماً ہر ملک میں کسی قدر مختلف ہوتی ہے اور عید الفطر کے متعلق تو حدیث میں خصوصیت کے ساتھ صراحت آتی ہے کہ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ "یعنی روزے رمضان کے چاند کی رؤیت سے شروع کرو اور عید الفطر بھی شوال کے چاند کی رؤیت کے مطابق مناؤ" اور عید الاضحیٰ بھی اسی اصول کے مطابق قمری نظام اور رؤیت ہلال پر مبنی قرار دی گئی ہے۔ اس لئے جیسا کہ چودہ سو سال سے آج تک بلا استثناء ہر اسلامی ملک میں ہوتا آیا ہے عید الاضحیٰ بھی اپنے علاقہ کی رؤیت کے مطابق منانی ضروری ہے۔ ورنہ شریعت کے ایک بنیادی اصول میں جو سہولت عامہ کی بناء پر مقرر کیا گیا ہے رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ اور غیر حاجیوں نے تو بہرحال یوم حج کی دعائیں اپنی اپنی جگہ پر ہی کرنی ہوتی ہیں جو پھر بھی یوم حج کے مطابق اپنے اپنے گھروں میں کی جا سکتی ہیں اور یہ عاجز اسی طریق پر عامل رہا ہے وغیرہ وغیرہ

سو چونکہ یہ ایک اہم اور نازک سوال ہے اور صدیوں کے رائج شدہ طریق کو بدلنا بڑے خطرہ کا رستہ ہے اور اس کے بدلنے میں شریعت کے بیان کردہ قمری نظام اور علاقائی رؤیت ہلال کے اصول میں رخنہ پیدا ہوتا ہے اور یہ ساری باتیں بہت قابل غور ہیں اس لئے اس معاملہ میں ہر امکانی پہلو کی تحقیق کے لئے جماعت کے علماء کو اس بارے میں انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ غور کر کے کسی پختہ نتیجہ پر پہونچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسے امور میں ذرا سی ٹھوکر بدعت کا رستہ کھول سکتی ہے۔ اس تحقیق میں لازماً **قرآن مجید** اور **احادیث نبوی** اور **سنت صحابہ** کے علاوہ **ائمہ فقہ** کے اقوال کی چھان بین کرنی ضروری ہوگی اور جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے فتاوے **حضرت مسیح موعود علیہ السلام** اور آپ کے زمانہ کی سنت کو بھی ملحوظ رکھنا ہوگا۔ علاوہ ازیں اس مسئلہ کے جغرافیائی پہلو کے متعلق ماہر ریاضیات عزیزم مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب آف لنڈن بھی بہت مفید مشورہ دے سکتے ہیں۔

بظاہر دونوں طرف کے دلائل کا خلاصہ بصورت ذیل سمجھا جا سکتا ہے:۔

| علاقائی رؤیت کے حق میں | مکہ مکرمہ کی رؤیت کے حق میں |
|---|---|
| (۱) چونکہ اسلام نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہر دو کو **قمری نظام** پر مبنی قرار دیا ہے۔ اور قمری نظام لازماً **علاقائی رؤیت ہلال** سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے عید الاضحیٰ کو کسی دوسری جگہ کی رؤیت سے خواہ وہ جگہ کتنی ہی اہم اور کتنی ہی مقدس ہو وابستہ نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ یہ بات ایک مسلّم اسلامی حکم میں ناواجب دخل اندازی ہوگی۔ | (۱) حدیث میں صرف عید الفطر کے متعلق صراحت آتی ہے کہ "شوال کا چاند دیکھ کر منائی جائے" مگر عید الاضحیٰ کے متعلق ایسی کوئی صراحت نہیں پائی جاتی۔ |
| (۲) اسلام نے عیدوں اور رمضان کو قمری نظام اور رؤیت ہلال کے ساتھ اس لئے وابستہ کیا ہے کہ اس میں **سہولت عامہ** کا پہلو مدنظر ہے جو دین متین کا ایک بنیادی اصول ہے تاکہ ہر علاقہ کے لوگ اپنے اپنے علاقہ کی رؤیت کی بناء پر (جو ایک بدیہی امر ہے) یہ عبادتیں بجا لا سکیں اور کسی قسم کی علمی یا **خارجی** تحقیق کا سہارا نہ ڈھونڈنا پڑے۔ | (۲) عید الاضحیٰ چونکہ حج کا تتمہ ہے اور حج مکہ مکرمہ کے ساتھ **مخصوص** ہے اور رمضان کی عبادت کی طرح ہر بستی میں الگ الگ نہیں منایا جاتا۔ اس لئے عید الاضحیٰ کے معاملہ میں مکہ مکرمہ کی رؤیت مقدم ہونی چاہیئے۔ |
| (۳) یہ خیال کہ حدیث میں صرف عید الفطر کے متعلق صراحت آتی ہے۔ کہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور شوال کا چاند دیکھ کر عید مناؤ۔ مگر عید الاضحیٰ کے متعلق حدیث میں ایسی کوئی صراحت نہیں پائی جاتی ایک غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ عید الفطر کے متعلق یہ صراحت اس لئے نہیں کی گئی کہ یہ اصول صرف عید الفطر کے ساتھ مخصوص ہے۔ بلکہ اس لئے کی گئی ہے کہ عید الفطر رؤیت ہلال کے معاً بعد آتی ہے اور عید الاضحیٰ دس دن کے وقفہ سے آتی ہے۔ ورنہ جب عید الاضحیٰ بھی **قمری نظام** کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو لازماً اس کے متعلق بھی رؤیت ہلال کا اصول تسلیم کرنا پڑے گا | (۳) مکہ مکرمہ کی رؤیت کی مطابقت اختیار کرنے میں بھی بہرحال عید کی بنیاد **قمری نظام** پر قائم رہتی ہے اور شریعت کے بنیادی اصول میں فرق نہیں پڑتا اور صرف علاقائی رؤیت اور مکہ مکرمہ کی رؤیت کا فرق پیدا ہوتا ہے۔ |
| (۴) اگر مکہ مکرمہ کی رؤیت کی بناء پر تمام دنیا میں عید الاضحیٰ منائی جائے تو اس کے نتیجہ میں مختلف ملکوں کے قمری حساب میں سخت رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ اور صرف عید کی تاریخ ہی نہیں بدلے گی بلکہ چاند کی ساری تاریخیں بدل جائیں گی اور ایک غیر قدرتی نظام قائم ہو جائے گا۔ | (۴) حج میں تمام عالم اسلامی کے نمائندے جمع ہوتے ہیں اس لئے بھی اس عالمگیر عبادت اور اس کے تتمہ (یعنی عید الاضحیٰ) میں ہم آہنگی اور تطابق ضروری ہے۔ |
| (۵) آج تک گزشتہ چودہ سو سال میں تمام اسلامی دنیا اپنے اپنے علاقہ کی رؤیت کی بناء پر عید الاضحیٰ مناتی آئی ہے اور اس کے خلاف کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی کہ علاقائی رؤیت کو ترک کر کے مکہ مکرمہ کی رؤیت پر بنیاد رکھی گئی ہو۔ اور چودہ سو سال کی متواتر سنت کو ترک کرنا بدعت اور فتنہ کا رستہ کھولتا ہے۔ | (۵) حج کی اصل تاریخ میں جو توجہ اور شوق و ذوق اور انہماک دعاؤں میں ہو سکتا ہے (خواہ لوگ اپنی اپنی جگہ پر ہی دعائیں کریں) وہ طبعاً کسی دوسری تاریخ میں نہیں ہو سکتا اس لئے بھی مکہ مکرمہ کے ساتھ مطابقت مقدم ہے۔ |

(۶) یہ احساس کہ حج کا دن خاص دعاؤں کا دن ہے اور تاریخیں مختلف ہونے کی صورت میں ان دعاؤں میں عالمگیر یک جہتی اور خاص توجہ باقی نہیں رہتی بظاہر کسی حد تک قابل توجہ نظر آتا ہے۔ مگر اس کا حل آسانی سے ہو سکتا ہے کہ جہاں جہاں مکہ مکرمہ کا یوم الحج معلوم ہو جائے وہاں کے مطابق اس دن بھی مسلمان اپنی اپنی جگہوں میں دعائیں کریں۔ کیونکہ غیر حاجی بہر حال اپنی اپنی جگہ ہی دعائیں کر سکتے ہیں اور تمام صلحاء امت اسی طرح کرتے آئے ہیں اور یہ عاجز بھی اسی پر عامل رہا ہے۔ اس طرح یک جہتی بھی رہتی ہے۔ اور قمری نظام کے معاملہ میں بھی کوئی رخنہ نہیں پیدا ہوتا۔ اس صورت میں بے شک دوسرے ممالک کے مسلمان اپنی رؤیت کے مطابق بھی ذوالحجہ کی نہم تاریخ کو دعائیں کریں۔ کیونکہ دعاؤں کی تکرار میں کوئی حرج نہیں بلکہ برکت ہی برکت ہے اور توجہ کا جمانا اور انہماک پیدا کرنا تو بہر حال دعا کرنے والے کی اپنی ذہنیت پر منحصر ہے۔ ورنہ توجہ نہ جمانے والے لوگ تو حج سے بھی خالی ہاتھ لوٹ آتے ہیں۔

(۷) یہ خیال کہ مکہ مکرمہ کی رؤیت کے مطابق عید منانے میں کامل اور عالمگیر یک جہتی پیدا ہو جائے گی۔ پھر بھی غلط ہوگا کیونکہ جغرافیہ دان جانتے ہیں کہ ہر علاقہ کے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب نصف النہار کے وقت میں لازماً فرق ہوتا ہے۔ پس بظاہر ایک دن میں عید مناتے ہوئے بھی مختلف علاقوں میں کچھ نہ کچھ فرق بہر حال رہے گا۔ یعنی کہیں صبح ہوگی اور کہیں دوپہر ہوگی اور کہیں شام ہوگی اور امریکہ وغیرہ میں تو دن ہی بدل جائے گا۔ تو اس صورت میں یک جہتی اور عالمگیر صورت پھر بھی قائم نہیں رہتی۔ اور مکہ مکرمہ کی رؤیت کی مطابقت کی کوشش عملاً بے سود ہو جاتی ہے۔

(۸) ریڈیو اور تار اور ٹیلی فون کی سہولت کے باوجود ہر گاؤں اور بستی میں لازماً مکہ مکرمہ کی رؤیت کا علم ہو جانا ممکن نہیں ہے۔ اور افتراق اور اختلاف پھر بھی رہے گا بلکہ پریشانی بڑھ جائے گی۔ اور سہولت عامہ کا شرعی اصول بھی ٹوٹ جائیگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۶) عید الاضحیٰ کے معاملہ میں مکہ مکرمہ کی رؤیت کی مطابقت اختیار کرنے میں جو رخنہ چاند کی تاریخوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے طریق پر باہم سمجھوتے سے درست کیا جا سکتا ہے۔ گو دوسرے طریق کی تفصیل نہیں بتائی جاتی۔

(۷) جب اس زمانہ میں ٹیلی فون اور ریڈیو اور تار اور وائرلس کے ذریعہ اطلاعات کے ذرائع دنیا بھر میں بے حد وسیع ہو گئے ہیں اور یہ سب چیزیں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نعمتیں ہیں جو قرآنی آیت اذا اخرجت الارض اثقالھا کے ماتحت ظاہر ہوئی ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ان سے فائدہ نہ اٹھانا ایک گونہ کفران نعمت میں داخل ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

باقی رہا خاوند کے تعلقات کا سوال۔ سو اس خاتون کو اس معاملہ میں اتنا فرض ادا کرنا چاہیئے کہ خاوند کے متعلق محبت اور وفاداری اور خدمت کے مقام پر قائم رہیں اور دوسری طرف خاوند کا فرض ہے کہ وہ خیرکم خیرکم لاھلہ کا نمونہ بننے کی کوشش کریں۔ اس توازن کے ذریعہ گھر میں حقیقی امن قائم ہوتا ہے۔ میں اس خاتون کے لئے دعا کرتا ہوں مگر استدعا کرتا ہوں کہ آئندہ حتی الوسع گمنام خطوط سے اجتناب فرمائیں

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۱۶/۶/۶۰)

---

# دعائے مغفرت

میرے تایا بزرگوار میاں مولا بخش صاحب۔ جو سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں موضع بھڈال میں بروز بدھ بتاریخ ۱۵/۶/۶۰ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

نہایت سادہ مزاج اور مخلص احمدی تھے مرحوم موصی تھے ان کی میت ۱۶/۶/۶۰ کو ربوہ لائی گئی اور مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں بعد نماز عصر سپرد خاک کئے گئے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار نور الدین خوشنویس دار الرحمت غربی ربوہ

---

# درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ تا حال تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں
کو پڑھنے کیلئے دے

---

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد عفا اللہ عنہ

ربوہ ۱۶ جون ۱۹۶۰ء

# اذکروا موتٰکم بالخیر

(از ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی)

برادرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم ۲۸/۲۹ اپریل ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب پونے بارہ بجے ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

برادرم مرحوم لائل پور شہر میں پیدا ہوئے اور اپنی تمام زندگی لائل پور شہر میں ہی گزاری۔ محترم والد مرحوم حضرت شیخ خدا بخش صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے اور لائل پور ضلع کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ آپ نے ۱۸۹۵ء کے قریب جبکہ آپ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں مقیم تھے خود قادیان جا کر حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی تھی۔ لائل پور شہر آباد ہونے پر وزیر آباد سے لائل پور تشریف لے آئے۔ برادرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کی تربیت چونکہ محترم والد صاحب کے ذریعے سے ہوئی تھی اس لئے بچپن سے ہی ان کو احمدیت کے ساتھ بہت اخلاص اور عشق تھا۔

احمدیت کے نور سے ایسا دل منور تھا کہ ہر کس و ناکس کو نہایت ہی محبت اور اخلاص کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ بحث مباحثہ سے عام طور پر گریز کرتے تھے۔ ہر مذہب و ملت کے جلسوں میں شامل ہوتے تھے۔

مرکز سلسلہ میں جانے کا بہت شوق تھا کبھی جلسہ سالانہ سے غیر حاضر نہیں ہوئے تھے۔ اور جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بڑے انہماک سے تقریریں سنا کرتے تھے۔ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمیشہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی تحریک کیا کرتے تھے

**بزرگانِ سلسلہ سے محبت** آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے بہت محبت تھی۔ مبلغین سلسلہ کا بہت احترام کرتے تھے۔

جب بھی جماعت کا کوئی بزرگ لائل پور شہر جاتا۔ اس کی دعوت کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم حضرت مولانا شیر علی صاحب مرحوم اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سے بہت محبت اور تعلق تھا۔

**نیکی اور تقویٰ** آپ نے لائل پور شہر میں اپنی زندگی کے پچاس برس بسر کئے باوجود مخالفت کے حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ وفات کی خبر سن کر احباب ہمارے گھر تشریف لائے۔ ان سب کی زبان پر یہ فقرہ تھا کہ "ہم نے ایسا شریف اور بے نفس انسان اپنی زندگی میں نہیں دیکھا"۔ مرحوم نے اپنی شرافت کا سکہ اپنوں اور بیگانوں پر بٹھایا ہوا تھا۔ اور سب لوگ آپ کی تعریف کرتے تھے مرحوم احمدیت کا ایک صحیح نمونہ تھے۔ اتنے حلیم طبع اور منکسر المزاج تھے کہ کبھی کسی سے اونچی آواز سے بات نہ کرتے تھے اگر کوئی سختی سے پیش بھی آتا تو چپ ہو جاتے تھے۔ اور کبھی سختی یا تلخی سے جواب نہ دیتے تھے۔ جس کی وجہ سے آپ سے سخت کلامی کرنے والا خود ہی شرمندہ ہو جاتا تھا۔

**اللہ تعالےٰ پر توکل** خدا تعالےٰ پر اس قدر توکل تھا کہ بڑی سے بڑی مشکل کے وقت زبان پر صرف ایک ہی فقرہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالےٰ میرے کام خود کرے گا۔ اور واقعی ہر کام ان کی مرضی کے مطابق ہو جاتا تھا۔ جو نہ صرف ان کے لئے زیادتی ایمان کا موجب ہوتا بلکہ ہمارے ایمانوں کو بھی تازگی بخشتا تھا۔

**بیماری اور وصال** آپ ۲½ سال گلے میں کینسر (Cancer) کی وجہ سے صاحب فراش رہے۔ اپنی بیماری کا یہ لمبا عرصہ نہایت ہی صبر و شکر سے گزارا۔ بیماری کے دوران میں آپ کے متواتر اپریشن ہوئے۔ مگر صبر اور رضاء الٰہی کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنی تکلیف کو کبھی کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا۔ نہایت ہی جوانمردی سے بیماری کا مقابل کیا۔ باوجود بہت علاج معالجہ کے بیماری دن بدن بڑھتی ہی گئی بالآخر ان کے چھوٹے صاحبزادے ملک بشیر احمد صاحب آپ کو لائل پور سے آئے۔

آخر اللہ تعالےٰ کا بلاوا آ گیا۔ اور آپ مورخہ ۲۸/۲۹ اپریل ۱۹۶۰ء پونے بارہ بجے رات اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے نیز آپ کی اولاد اور اہلیہ کا حافظ و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ ۴ لڑکے اور ۵ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

# مختلف مقامات پر یوم خلافت کی تقریب پر جلسے

مورخہ ۲۷ مئی ۶۰ء کو مندرجہ ذیل مقامات پر بھی احمدی جماعتوں نے یوم خلافت منایا اور جلسے کر کے خلافت کی برکات اور اس کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا۔ ان جلسوں کی مفصل روئداد عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کی جا رہی۔

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی۔ کنری۔ کراچی۔ لودھراں ضلع ملتان۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ جوہر آباد۔ مردان۔ لائل پور۔ میانی دگھوگھیاٹ۔ بہوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ منڈی بورے والا۔ لجنہ اماء اللہ کوٹ سلطان ضلع جھنگ۔ حیدر آباد دکن۔ گوٹھ نتھے خان۔ نبی سرور روڈ۔ لالہ موسیٰ۔ جھنگ صدر۔ آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ لاٹھیانوالہ ۱۹۴ چک۔ ضلع لائل پور۔ واہ کینٹ کوئٹہ۔

## تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کیلئے منظور کئے گئے ہیں احباب نوٹ فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

| نام جماعت و ضلع | نام جماعت و ضلع |
|---|---|
| شاہدرہ ٹاؤن ضلع شیخوپورہ حکیم مختار احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ چوہدری غلام حسین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ سرٹ غلام محمد صاحب سیکرٹری تعلیم | لیاقت پور ضلع رحیم یار خان چوہدری۔ نصر اللہ خاں صاحب۔ پریذیڈنٹ رحیم آباد ضلع نواب شاہ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب۔ پریذیڈنٹ |

## تقرر امیر ضلع و امیر مقامی

چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کو جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات کا امیر ضلع اور حکیم احمد دین صاحب کو جماعت احمدیہ سید والا کا امیر مقامی ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کیا گیا ہے احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

(۱) عاجز کے بھائی منیر احمد عابد نے امسال بی۔ ایس۔ سی کا اور ہمشیرہ رضیہ سلطانہ نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کی درخواست دعا ہے۔

(نذیر احمد ساجد سرگودھا)

(۲) خاکسار نے اور میرے دوسرے ساتھیوں نے ربوہ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ عبدالمنان بھٹی ولد ایم غلام رسول صاحب بھٹی۔ بھٹی جنرل سٹورز نبی سرور روڈ۔ ضلع تھرپارکر (سندھ)

(۳) میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرماوے (آمین)

(محمد شفیع ملتان)

(۴) میں ڈیڑھ ماہ سے پٹھوں کی درد سے بیمار چلا آ رہا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

خاکسار

چوہدری محمد صدیق قادیانی

مغلپورہ گنج۔ لاہور۔

# آمد چندہ تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

## بابت ماہ مئی ۱۹۶۰ء

چندہ برائے تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی پانچویں قسط شائع کی جا رہی ہے۔ اس چندہ کی آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں پوری پوری جدوجہد سے کام لیں اور جلد از جلد چندہ جمع کر کے بھجوائیں۔ اس سال کے اندر اندر بیس ہزار روپیہ کی رقم جمع کرنے کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔ اب ہمارے مالی سال پر تقریباً نو ماہ ختم ہو چکے ہیں اور اب تک صرف ۶۰۱۲ روپے کی رقم جمع ہوئی ہے۔ جو کہ بہت ہی کم ہے۔ اگر لجنات کوشش کریں اور باقی تین ماہ میں باقی رقم جمع کر دیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس سکول کی عمارت کی بنیاد کھڑی کر دی جائے۔ ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم ادا کرنے والے احباب کے نام سکول کی عمارت پر کندہ کروائے جائیں گے۔

(۱) از لجنہ اماء اللہ کراچی ۴۷۵/۸/-
(۲) ملک رشید الدین صاحب چک ۱۱۹ ضلع منٹگمری ۱/۱۱/-
(۳) بیگم صاحبہ چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ ۵۰/-/-
(۴) بنت " " " ۲۰/-
(۵) مکرمی جناب مولوی عبد اللطیف صاحب شکوہی مکان ۹ گلی ۷ رام نگر۔ دیو سماج۔ لاہور ۱۵۰/- روپے (نام کندہ کروایا جائے گا)
(۶) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۱/-/-
(۷) مکرم عبد القدوس صاحب کوشن نگر لاہور ۳/-
(۸) مکرم چوہدری ابو الخیر صاحب باجوہ لاہور ۱۰/-
(۹) مکرم محمد موسیٰ صاحب بودھراں ۱۱/-
(۱۰) مکرمہ فاختہ بشریٰ صاحبہ زوجہ صالح محمد صاحب کنری سندھ ۵/-
(۱۱) کنری سندھ ۵/-/-
(۱۲) مکرم جناب چوہدری نور الدین صاحب نواب شاہ سندھ ۲۰/-
(۱۳) چک منگلا ۵/۸/-
(۱۴) بدین سندھ ۹/۸/-
(۱۵) از لجنہ گوجر خاں ضلع راولپنڈی ۴/۱۲/-
(۱۶) سانگلہ ہل ۴۱۰/۱۴/-
(۱۷) از لجنہ شیخوپورہ ۹۷/-/-
(۱۸) منیرہ بیگم چوہدری مقبول احمد صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر شیخوپورہ ۱۰۰/-
(۱۹) چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ ۱۶/-
(۲۰) چک ۷۹ " " ۱۱/-
(۲۱) از لجنہ مجوکہ ضلع سرگودھا ۵۵/-/-
(۲۲) از لجنہ احمد نگر ۸/۸
(۲۳) بذریعہ مکرمہ استانی ہمیونہ صوفیہ صاحبہ ۲۸/۹/-
(۲۴) از لجنہ ملتان چھاؤنی ۵۰/-/-
(۲۵) از لجنہ ربوہ ۷۶/۱۳/-
(۲۶) از لجنہ گجرانوالہ ۵۹/-/-
(۲۷) راولپنڈی ۹/۱۰/

میزان ۱۳۶۴-۱-۹

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# اسلام کی ضروریات اور مالی قربانی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۴ اپریل ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"ہماری مالی قربانیاں اسلام کے فنڈ کو اس قدر مضبوط کر دیں کہ جب کسی ملک میں اسلامی لشکر بھجوانے کی ضرورت ہو۔ جب لوگوں کی پیاس کو بجھانے کے لئے لٹریچر فراہم کرنا ضروری ہو تو ہمارے پاس اس قدر سامان موجود ہو کہ ہم بغیر کسی قسم کے فکر کے اور بغیر اس کے کہ ہمارے سپاہیوں کو کسی قسم کی تشویش ہو اسلام کی ان تمام ضروریات کو پورا کر سکیں۔"

مبارک ہیں وہ دوست جو اس فرمان کو پورا کرنے کے لئے اپنی جان اور اپنے مال کی پروا نہ کرتے ہوئے دیوانہ وار آگے بڑھ کر خدمت اسلام کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں اور تحریک جدید کی مالی امداد فرما کر اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی سعی بلیغ کرتے ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

# مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلص بھائیوں کی دسویں فہرست پیش کی جاتی ہے جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جزاء

(۱) مکرم منشی برکت علی صاحب پنشنر سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ۔ سرائے عالمگیر ضلع گجرات منجانب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ پیرس
(۲) " " " منجانب مرحوم زالدین ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ روم۔
(۳) مکرم ملک محمد الدین صاحب چک ۳۲۶ ضلع لائلپور۔ منجانب زوجہ مرحومہ زہرہ خاتون صاحبہ۔ ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ۔
(۴) مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔ منجانب مرحوم والدین (مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی والد۔ والدہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ ۱۵۰/- روپے برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

# آب نوشی کا انتظام

موسم گرما میں ہر راہ چلتے انسان کو تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد پیاس محسوس ہونے لگتی ہے۔ اگر اسے ٹھنڈا پانی مل جائے تو وہ اسے پی کر اپنے اندر ایک نئی زندگی محسوس کرنے لگتا ہے۔ کیا بجا ارشاد ہے۔ وجعلنا من الماء کل شیء حی۔ پیاسے کو پانی پلانا ایک ایسا فعل ہے۔ جس کی فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت زور سے بیان فرمائی ہے۔ آجکل گرمیوں کا موسم ہے۔ انصار اللہ میں سے جس کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ وہ عام گذرگاہوں پر آب نوشی کا انتظام کریں۔ ایک دکاندار اگر اپنی دکان پر اس نیت سے پانی کا گھڑا اور گلاس رکھ دیتا ہے کہ راہ گیر پانی پئیں۔ تو یقیناً وہ ایک ثواب کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے اپنے حلقہ میں اپنی حیثیت کے مطابق انتظام ہو سکتا ہے۔ انصار اللہ کو بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

# آواز سے دوگنی رفتار پر پرواز

کولمبس ۱۸ جون۔ امریکہ کی مشہور ہوا باز جیکلن کوچران پہلی خاتون ہیں جنہوں نے آواز سے دوگنی رفتار پر پرواز کی ہے۔ مس کوچران نے تیرہ سو میل سے زائد فی گھنٹہ رفتار سے طیارہ اڑاتے ہوئے حال ہی میں یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ طیارہ نے آواز سے (۲)

## ولادت

مکرم محمود احمد صاحب طاہر کریانہ سٹور گول بازار ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین (مینجر الفضل)

# ایک کتاب کی ضرورت

خاکسار کو درس الادب عربی (میٹرک کا نصاب پنجاب یونیورسٹی کا قبل از تقسیم ملک) کا خلاصہ درکار ہے۔ کسی صاحب کے پاس ہو تو اطلاع دیں منگوانے کا انتظام کروں گا۔ (پیر زادہ محمد اکبر سقراط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹلی ضلع گجرات بواستہ کنجاہ)

(۲) دوگنی رفتار کی سطح آٹھ میل کی اونچائی پر اڑتے ہوئے حاصل کی۔

# لیڈر

(بقیہ ص۲)

اور اس طرح پاکستان تمام مشرق کی رہنمائی کر سکتا ہے یہی نہیں بلکہ یہ ایسا دستور ہوگا جو اسلامی اصولوں کے قریب تر ہوگا۔ اور اس کے اندر رہ کر اسلامی اصول بلا روک ٹوک ارتقائی منازل طے کر سکینگے۔

ایسے دستور میں ہمارے اہل علم حضرات بغیر سیاست بازی میں اپنا وقت ضائع کرنے کے اسلامی قانون کے ارتقا میں نہایت ضروری رول ادا کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ ہر بات سے بچنت ہو کر عوام کی ہر شعبہ میں تعلیم و تربیت اسلامی اصولوں کے مطابق کرنے میں مصروف ہوں۔ مثلاً اگر علماء کا ایک ایسا گروہ کھڑا ہو جائے جو خود علماء کے اندر لا اکراہ فی الدین کے اصول کو قائم کرنے کے لئے جدجہد کرے۔ تو وہ ملک و قوم کی دنیوی اور دینی ترقی کیلئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔

بعض دینی کہلانے والے حلقوں سے "اسلامی قانون" کا مطالبہ کیا جاتا ہے ہمارے خیال میں صدر کی حالیہ تقریر سے انہیں مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ اور مطالبہ بازی اور گروہ در گروہ ہو کر ملک و قوم میں اسلام کے متعلق انتشار پھیلانے سے رک جانا چاہیئے۔

اس ضمن میں یہاں یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ بعض دینی حلقوں سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فلاں سن میں ۳۲ علماء کھڑے ہو کر جو دستور بنایا تھا وہ اہل علم حضرات کے اتحاد و اتفاق پر دال ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ خیال غلط ہے کہ اہل علم حضرات کسی بات پر متفق نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ۱۹ علماء نے آئین کمشن کے سوالنامہ کا جواب لکھ کر خود ہی اس کی تردید کر دی ہے۔ کجا ۳۲ اور کجا انیس پھر ان انیس علماء اور مفکرین کی حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے پانچ سات مودودی صاحب کے شاگرد ہیں اور پانچ سات مولانا داؤد غزنوی کے حاشیہ بردار ہیں اور باقی دو تین حضرات وہ ہیں جو انہی کے دوست یار ہیں حالانکہ ان کے مقابلہ میں مولوی احمد علی صاحب نے پچاسوں ایسے اہل علم حضرات کو اکٹھا کر لیا ہے۔

ہم ان تمام اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان کو صدر ایوب کی تقریر کے بعد ایسی کارروائیوں سے باز آجانا چاہیئے۔ اور اپنا وقت سیاسیات میں براہ راست ضائع کرنے کی بجائے عوام کی تعلیم و تربیت میں خرچ کرنا چاہیئے تاکہ عوام ایک مضبوط حکومت ملک میں قائم کرنے کیلئے (۲) ممد و معاون بن سکیں اور انہیں محض نظریاتی جھگڑوں میں الجھانے کی کوشش ترک کر دینی چاہیئے۔

# امریکہ کی آبادی میں دو کروڑ اسی لاکھ کا اضافہ

## فلوریڈا کی آبادی ۷۶ء۶ فیصدی بڑھ گئی۔ مردم شماری کے ابتدائی نتائج

واشنگٹن ۱۸ جون۔ ۱۵ مارچ میں امریکہ کی مردم شماری کی گئی تھی۔ اس کے نتائج ابتدائی طور پر مرتب کر دئے گئے ہیں۔ ان نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت امریکہ کی مجموعی آبادی سترہ کروڑ پچانوے لاکھ ہے گویا گزشتہ دس برس میں امریکہ کی آبادی میں دو کروڑ اسی لاکھ سے زیادہ اضافہ ہوا ہے

۱۹۵۰ء کی مردم شماری کے وقت امریکہ میں بسنے والوں کی تعداد پندرہ کروڑ گیارہ لاکھ بتیس ہزار تھی۔ آبادی میں اضافہ کی وجہ شرح پیدائش میں اضافہ اور شرح اموات میں کمی بیان کی جاتی ہے امریکہ میں زیادہ گنجان آباد ریاستیں نیویارک کیلیفورنیا۔ پنسلوانیا۔ الینائے اوہیو۔ ٹیکساس مشی گن۔ نیو جرسی۔ میساچوسٹس اور فلوریڈا ہیں۔

فلوریڈا کی آبادی میں گزشتہ دس برس کے دوران ۷۶ء۶ فیصد اضافہ ہوا ہے فلوریڈا کی آبادی اب اڑتالیس لاکھ تو انوے ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اضافہ آبادی میں نیوادا دوسرے نمبر پر ہے۔ اس کی آبادی میں ۱۹۵۰ء کے بعد ۷۵ء۵ فیصد اضافہ ہوا ہے اور اب اس میں دو لاکھ اکیاسی ہزار تین سو اڑتالیس متنفس بستے ہیں۔ ۱۹۶۰ء کی اس مردم شماری کے آخری نتائج کا اعلان اس سال کے آخر میں کیا جائے گا

## کاغذی لباس

لنڈن ۱۸ جون۔ برطانیہ کے کاغذ کے ایک مشہور کارخانہ نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ خواتین اور بچوں کے لئے بہت جلد کاغذ کے کپڑے تیار کئے جانے لگیں گے۔ اس وقت کاغذی رومال۔ کاغذی تولیے اور کاغذی پیالے تو استعمال کئے ہی جا رہے ہیں۔ یہ کاغذی کپڑے محض کاغذ ہی کے نہیں ہوں گے بلکہ کاغذ میں بعض کیمیکلز اور مصنوعی ریشوں کی بھی آمیزش کی جائے گی کاغذ کے کپڑے اس وجہ سے بھی بہت اچھے رہیں گے کہ کاغذ حرارت جذب نہیں کرتا۔ اس وجہ سے گرمی سے بھی بچاؤ ہو جائیگا

# یہ در و دیوار کیا کہتے ہیں؟

ہمارے گھروں، محلوں اور شہر کے در و دیوار ہماری ہنرمندی کے علاوہ ہماری عادات اور تہذیب کا بھی نمونہ ہوتے ہیں۔

اب فدا ان در و دیوار کو دیکھئے جو آپ کے سامنے ہیں۔ یہ زبان حال سے ہماری بے توجہی اور بدسلوکی کے خلاف فریاد کر رہے ہیں۔ ان کی مرمت ذرا توجہ دی جاتی تو یہ اتنے خستہ حال نہ ہوتے اور ان کو تہذیب سے برتا جاتا تو ان پر یہ بدنما داغ دھبے نہ ہوتے۔

چھوٹی موٹی مرمت پر زیادہ صرف نہیں ہوتا لیکن ذرا سی غفلت بہت سے نقصان کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح صفائی تہذیب اور دلکشی بہت آسان باتیں ہیں جو صرف ذرا سی توجہ چاہتی ہیں۔

## غفلت سے نقصان نہ اٹھائیے

ذاتی اور قومی املاک کو صاف اور سلامت رکھئے

ادارہ تعمیر نو

الیسٹرن پرفیومری کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ کے عطریات: سہاگ حنا چنبیلی۔ شام شیراز۔ گل شبو۔ تحسین ہیرآئل۔ ہر جنرل مرچنٹ سے طلب فرمائیں!

# جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول میں صدر آئزن ہاور کا زبردست استقبال

## "امریکہ ہمیشہ بین الاقوامی امن اور دوستی کے لئے کوشاں رہے گا" (آئزن ہاور)

سیول ۲۰ جون کل صدر آئزن ہاور جب اپنے دورہ مشرق بعید کے آخری مرحلے میں جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پہنچے تو دس لاکھ سے زیادہ عوام نے ان کا بے مثال خیر مقدم کیا۔ استقبال کرنے والوں نے جس جوش و خروش کے ساتھ صدر امریکہ کو خوش آمدید کہا اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ وہ کئی دفعہ پولیس کا گھیرا توڑ کر صدر آئزن ہاور کی کار کے قریب پہنچ گئے اور پولیس اور خفیہ پولیس کو حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت دشواریاں پیش آئیں۔

ایک دو جگہ عوام کی سخت بھیڑ کی وجہ سے صدر کے جلوس کا راستہ تبدیل کرنا پڑا کیونکہ یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ بعض لوگ عوام کے پاؤں تلے نہ روندے جائیں لیکن سارے راستے میں عوام کا طرز عمل نہایت دوستانہ اور مخلصانہ تھا ہر طرف لوگ تالیاں بجاتے اور نعرے لگاتے نظر آ رہے تھے۔

صدر آئزن ہاور نے سیول کے ہوائی اڈے پر لاکھوں اشخاص کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا امریکہ ہمیشہ بین الاقوامی امن اور دوستی کے لئے کوشاں رہے گا۔

آپ نے کہا میرے اس دورے کی غرض و غایت بھی یہ ہے کہ اجتماعی سلامتی کو تقویت پہنچائی جائے۔ آپ نے کہا میں یہ دیکھنے کا متمنی تھا کہ جنگ کے بعد جنوبی کوریا نے کتنی ترقی کی ہے آپ نے کہا جو لوگ اپنی آزادی کی حفاظت کے متمنی ہوں سارے دنیا کے ہتھیار اور آدمی ان کے مددگار بن جاتے ہیں۔ آپ نے جنوبی کوریا کے عوام کے جذبات کو سراہا اور کہا کہ انہوں نے کمیونسٹوں کی یلغار کو روکنے کے لئے جو نمایاں خدمت انجام دی ہے۔ آزاد دنیا اس کیلئے ہمیشہ ان کی تعظیم کرے گی

اس سے پیشتر مسٹر ہوچنگ قائم مقام صدر جنوبی کوریا نے صدر آئزن ہاور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا جنوبی کوریا امریکہ کو قریبی دوست اور طاقتور حلیف سمجھتا ہے۔ آپ نے کہا اگر امریکہ ہماری امداد نہ کرتا تو ہم ایک عرصہ پیشتر کسی اور ملک کے غلام بن چکے ہوتے آپ نے امریکہ کو دنیا کے بہت سے ملکوں کے لئے محسن قرار دیا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔

# مبلغ اسلام مکرم عبدالوہاب بن آدم کا عزم گھانا

(بقیہ صفحہ اول)

ممبران اسٹاف اور طلبہ بھی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ آپ کو جن کثیر التعداد احباب بزرگوں اور غیر ملکی طلبہ نے اسٹیشن پہنچ کر الوداع کہا۔ ان میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال، مکرم بشارت احمد صاحب بشیر قائمقام وکیل التبشیر اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ بھی شامل تھے۔ احباب نے پہلے باری باری اپنے مجاہد بھائی سے معانقہ کیا اور انہیں پھولوں کے ہار پہنائے بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آپ کے بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام احباب شریک ہوئے۔ جب آپ کی گاڑی روانہ ہوئی احباب نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت فضل عمر زندہ باد اور مبلغ گھانا زندہ باد کے پُر جوش نعرے لگا کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ پُر خلوص طور پر الوداع کہا۔

مکرم عبدالوہاب بن آدم جن کی عمر اس وقت ۲۲ سال ہے۔ دسمبر ۱۹۵۲ء میں ربوہ آئے تھے۔ انہیں ان کی والدہ صاحبہ مرحومہ نے جو اس وقت حیات تھیں علم دین حاصل کرنے کی غرض سے مرکز سلسلہ میں بھجوایا تھا۔ پہلے آپ نے جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۵۷ء میں مولوی عالم کا امتحان اول پوزیشن حاصل کر کے امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ بعد ازاں آپ نے جامعہ احمدیہ میں مزید دو سال تعلیم جاری رکھی اور شاہد کا امتحان پاس کیا۔ اب وکالت تبشیر نے آپ کو گھانا میں مبلغ مقرر کیا ہے اور آپ مبلغ اسلام کی حیثیت سے اپنے وطن واپس جا رہے ہیں۔ آپ بہاولپور اور حیدر آباد میں مختصر سے قیام کے بعد کراچی پہنچیں گے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ۲۸ جون کو گھانا روانہ ہوں گے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیریت اپنی منزل مقصود پر پہنچیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور سلسلہ کی صحیح رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## درخواست دعا

برادرم چوہدری عبدالکریم صاحب و چوہدری عبداللطیف صاحب مالک پوائنیر الیکٹرک کمپنی ملتان کی والدہ صاحبہ چند روز سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ موصوفہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ عبدالعزیز


## باموقعہ رہائشی زمین قابل فروخت

محلہ دارالفضل ربوہ میں دو پلاٹ رقبہ چار کنال ہر ایک بوجہ سڑک سرگودھا کی طرف نہایت باموقع قابل فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب اس سلسلہ میں آمنہ بیگم صاحبہ معرفت مولوی غلام رسول صاحب ٹھیکیدار بھوٹہ محلہ دارالرحمت ربوہ سے خط و کتابت یا گفت و شنید کر سکتے ہیں۔



## اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

### بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع مدر ہمر کلاسن تحصیل جھنگ

امیر ولد اللہ بخش۔ مسماۃ ستاں دختر شمیر سکنہ مدر ہمر کلاسن تحصیل جھنگ

بنام ٹکا یا رام۔ روشن داس پسران تلسی رام۔ رام چندر ولد دیوی داس۔ ایشر داس حاکم لائے۔ کیول رام دونی چند پسران میلو رام غیر مسلم حال بھارت

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۲ بقدر ۱۰ کنال کھاتہ ۱۶ کا ۱/۲ حصہ بقدر ۳ کنال کھاتہ ۲۲ کا ۱/۶ حصہ بقدر یک مرلہ جمعبندی ۵۶-۱۹۵۵ء

مندرجہ بالا ایں ٹکا یا رام وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲/۴/۶۰ کو بوقت ۱۰½ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۰/۶/۶۰ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ..... مہر عدالت



مسلمان

کس عظیم الشان کام کیلئے پیدا کئے گئے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴